مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
09 اکتوبر، 2026ء (بمطابق: 26 ربیعُ الآخر، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ:5، سورۂ نِسَاء:86)

سلام اور جوابِ سلام کے احکام

(اسلامی سلام سے مُتَعَلِّق دلچسپ معلومات اور مختلف احکام کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

..اِسْلامی سلام کا آغاز کب ہوا...؟ صفحہ: 04
..پیارے آقا نے سلام سکھایا صفحہ: 06
..سلام کو عام کرنے کا نِرالا جذبہ صفحہ: 11
..کون کس کو سلام کرے؟ صفحہ: 19

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786

GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

غربت سے نجات مِل گئی

حضرت سَہل بن سَعد رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور اپنی تنگدستی و مفلسی کی شکایت کی، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب تم اپنے گھر داخِل ہوا کرو تو گھر والوں کو سلام کرو! اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مجھ پر سلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (یعنی مکمل سُورۂ اِخلاص) پڑھا کرو۔ وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ چلے گئے اور اس پر عمل پیرا ہوئے، جب گھر داخِل ہوتے تو گھر والوں کو سلام کرتے، پھر سُورۂ اِخلاص شریف پڑھتے، اس کی برکت سے ان پر ایسا کرم ہوا، اللہ پاک نے انہیں اتنا مال عطا فرمایا کہ وہ اپنے ہمسایوں (***Neighbors***) اور رشتہ داروں (***Relatives***) کی بھی خدمت کرنے لگے۔ (1)

شافِعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود
دافِعِ جُملہ بَلا تم پہ کروڑوں درود (2)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 … تفسیرِ قرطبی، پارہ: 30، سورۂ اِخلاص، زیرِ آیت: 1-4، جلد: 10، جز: 20، صفحہ: 157۔
2 … حدائقِ بخشش، صفحہ: 264۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَاؕ (پارہ:5، سورۂ نِسَآء:86)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلّی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

تَرْجَمَۂ کَنزُالعِرفَان: اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَ اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَاۤ اَوْ رُدُّوْهَاؕ (پارہ:5، سورۂ نِسَآء:86)	**تَرْجَمَۂ کَنزُالعِرفَان:** اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔

یعنی اے مسلمانو...!! جب تمہیں کوئی سلام کرے تو تم اُس کے سلام کا بڑھ چڑھ کر جواب دو، اگر وہ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ تم کہو: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، اگر وہ کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، تم کہو: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ! یہ اچھا جواب ہے۔ اگر یہ نہ کرو (یعنی اس سے بہتر جواب نہ دو) تو کم از کم اتنا ہی جواب لازمی دو...!![1] یقیناً اللہ پاک ہر چیز کا حساب لے گا، ہر ایک کو اُس کے عمل کے مطابق جَزا اَور سَزا دے گا، لہٰذا تمہارے سلام و جواب کا اَجر برباد نہ جائے گا۔

1 ... تفسیر طبری، پارہ:5، سورۂ نساء، زیرِ آیت:86، جلد:4، صفحہ:191۔

اِسْلامی سلام کا آغاز کب ہوا...؟

بخاری شریف میں ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السَّلام کو پیدا فرمایا (اور جب آپ کے جسمِ پاک میں رُوح ڈالی گئی) تَو فرمایا:

اِذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ

ترجمہ: اے آدم! یہ جو فرشتے بیٹھے ہیں، انہیں جا کر سلام کیجیے!

فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ

ترجمہ: جو وہ جواب دیں گے، اسے سنیے! بیشک یہی آپ کا اور آپ کی اَوْلاد کا سلام ہے۔

چنانچہ حضرت آدم علیہ السَّلام فرشتوں کے پاس تشریف لے گئے، فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو)۔ فرشتوں نے جواباً کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ (اے آدم! آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ پاک کی رحمت بھی)۔[1]

یعنی حضرت آدم علیہ السَّلام نے صِرْف **سلام** کہا تھا۔ فرشتوں نے جواب دیتے وقت: رَحْمَةُ اللهِ کا اِضَافہ کیا۔

یہاں ایک بڑی پیاری بات ہے: اللہ پاک نے سلام کی ابتدا کرنے کا طریقہ حضرت آدم علیہ السَّلام کو سکھایا، جواب فرشتوں کو سکھایا، حضرت آدم علیہ السَّلام نے سلام میں پہل فرمائی اور فرشتوں نے جواب دیا۔ پتا چلا: دُنیا کے پہلے سلام کی ابتدا اِنسان سے ہوئی اور

1 ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، صفحہ:1541، حدیث:6227۔

جواب کی ابتدا فرشتوں سے ہوئی۔ اور اللہ پاک نے فرمایا:

فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ

یعنی اے آدم! یہی آپ کا اور آپ کی اَوْلاد کا سلام ہے۔[1]

اسلامی سلام سب طریقوں سے اچھا ہے

پتا چلا؛ ملتے وقت کا اَدَب جو پہلے دِن سے انسان کو سکھایا گیا، وہ سلام اور جوابِ سلام ہے۔ مگر افسوس! اب ہم اپنا طریقہ چھوڑتے چلے جارہے ہیں، بہت ہیں جو ماڈرن بننے کے چکّروں میں سلام کی سُنّت چھوڑ چکے ہیں، جب آپس میں ملتے ہیں تو ❁. ہائے! ❁. **How Are You** ❁. کبھی **Good Morning** تو ❁. کبھی **Good Evening** وغیرہ نہ جانے کیا کیا بولتے ہیں۔ بعض جو زیادہ پڑھے لکھے نہیں ہوتے، وہ اگرچہ یُوں ماڈَرن بننے کی کوشش نہیں کرتے، البتہ ان کے ہاں بھی مختلف انداز رائج ہیں ❁. بہت سارے تو وہ ہیں جو سلام کرتے ہی نہیں ہیں، بَس یُونہی ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیں گے یا صِرْف انگلیاں ملالیں گے ❁. ایسے نادان بھی ہیں جو ملاقات کی ابتدا گالی سے کرتے ہیں ❁. اَبے تبے بولتے ہیں ❁. غرض؛ ملاقات کے وقت کے بہت عجیب عجیب انداز لوگوں نے اپنا رکھے ہیں۔

یہ سب غلط طریقے ہیں، ہمارا سلام کا طریقہ جو اِنسانی تاریخ کے اَوَّل روز سے مقرَّر ہے، وہ سلام اور جواب سلام ہے۔

اسلامی سلام کی خصوصیت

اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ طریقہ دُنیا میں رائج تمام طریقوں سے انوکھا، نِرالا اور بہت باکمال

---

1 ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، صفحہ: 1541، حدیث: 6227۔

ہے۔اس کی میں صِرْف ایک مثال عرض کروں؛زمانۂ جاہلیت میں عموماً حَیَّاكَ اللهُ (اللہ تجھے زندہ رکھے) کہتے تھے۔ [1] یہ اچھی دُعا ہے مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ زندگی بغیر سلامتی کے عذاب ہوتی ہے، کبھی کسی بیمار سے مِل کر دیکھیے! وہ اپنے غم بتائے گا، کبھی ہسپتال کا چکّر لگا کر دیکھیے! زندہ رہنے والے کیسی کیسی اذِیّت میں مُبْتَلا ہو جاتے ہیں، لِہٰذا اِسْلام نے ہمیں سکھایا کہ ملاقات کے وقت صِرْف زندگی کی دُعا نہ دو! بلکہ کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی دُنیا، قبر، حشر، پُل صراط وغیرہ جہاں جہاں تم رہو، ہر وقت، ہر موقع اور ہر حال میں اللہ پاک کی سلامتیاں، اس کی رحمتیں اور اس کی برکتیں تم پر برستی رہیں۔

سُبْحٰنَ الله! کیسی خوبصورت دُعا ہے...!! مگر افسوس! ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ دُعا دینے اور ان سے ایسی بے مثال دُعا لینے کی بجائے، اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے ہیں۔

پیارے آقا نے سلام سکھایا

ایک صحابی ہیں: حضرت اَبُورَاشِد عبدُالرحمٰن رَضِیَ اللہُ عنہ۔ یہ جب پہلی مرتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، فرماتے ہیں: مَیں اُس وقت چھوٹی عمر میں تھا۔ بارگاہِ رسالت میں پہنچ کر میں نے عَرَب کی عادت کے مُطابِق کہا: اَنْعِمْ صَبَاحًا (آپ کی صبح اچھی ہو، انگلش میں کہیں تو اس کا ترجمہ بنے گا: **Good Morning**) پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا: یہ تو مسلمانوں کا سلام نہیں ہے۔ عرض کیا: پھر کیسے عرض کروں؟ فرمایا: جب مسلمانوں سے مِلو تو کہو: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ۔ چنانچہ انہوں نے یونہی عرض کیا، تب آپ صلَّی اللہُ علیہ وَآلِہٖ وَسلَّم نے جواب اِرْشاد فرمایا۔ [2]

---

1 ... تفسیر نیشاپوری، پارہ:5، سورۂ نساء، زیرِ آیت:85، جلد:2، صفحہ:461۔

2 ... تاریخ ابن عساکر، رقم:3883، عبد الرحمٰن بن عبید...الخ، جلد:35، صفحہ:91۔

جنّتیوں کا سلام

اسی طرح ایک مرتبہ ایک غیر مُسْلِم بار گاہِ رسالت میں آیا، اس نے اپنے دَسْتُور کے مُطَابِق کہا: اَنْعِمْ صَبَاحًا آپ کی صبح اچھی ہو۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے ہمیں اس سے بہتر اندازِ سلام سے عزّت بخشی ہے، ہماری تَحِیَّت (یعنی ملاقات کا اَدَب) سلام ہے۔ یہی انداز اَہْلِ جنّت کا بھی ہے۔[1]

پتا چلا؛ مُلاقات کا طریقہ جو اَوَّل دِن سے ہمیں سکھایا گیا اور اِسْلام نے جو طریقہ دیا ہے، ہمیں وہی اپنانا ہے، یہی سب طریقوں سے بہتر اور اعلیٰ ہے۔

سلام اللہ پاک کا نام ہے

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ السَّلَامَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللهِ تَعَالٰی

ترجمہ: بیشک سلام اللہ پاک کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

وَضَعَهُ اللهُ فِي الْاَرْضِ، فَاَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

ترجمہ: جو اللہ پاک نے زمین میں مقرّر فرمایا ہے، پَس آپس میں سلام کو عام کرو...!![2]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بھی **اسلامی سلام** کی کیسی زبردست فضیلت ہے، دُنیا کا کوئی بھی طریقہ ہو ❁. ہائے ❁. گڈ مارننگ ❁. گڈ ایوننگ وغیرہ جتنے طریقے رائج ہیں، جائِز یا

---

1 ... معجم کبیر، جلد:7، صفحہ:9، حدیث:13586۔

2 ... الادب المفرد، باب السلام اسم من اسماء اللہ عزوجل، صفحہ:293، حدیث:989۔

ناجائز ہونے کی بات اپنی جگہ، البتہ! ان میں سے کوئی بھی لفظ بولنے سے اللہ پاک کا ذِکْر تو نہیں ہو سکتا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وہ پیارا سلام ہے کہ اس کی برکت سے سامنے والے کے لیے دُعا بھی ہو جاتی ہے، آپس میں محبّت بھی بڑھتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک کا نامِ پاک زبان سے ادا کرنے کی سَعَادت بھی نصیب ہو جاتی ہے۔

غیر مسلم ہم سے حَسَد کرتے ہیں

میں آپ کو ایک حیرت کی بات عرض کروں؛ آج ہمارے ہاں لوگ جن کی نقل میں اپنا پیارا پیارا اِسْلامی سلام چھوڑ کر اِدھر اُدھر کے جملے بولتے ہیں نا، وہ لوگ اَصْل میں ہمارے اسی **اندازِ سلام** کی وجہ سے ہم سے حَسَد رکھتے ہیں۔ حدیث شریف سنیے! پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدُوْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ

ترجمہ: یعنی یہود تم سے کسی چیز کے مُعَاملے میں اتنا حَسَد نہیں کرتے، جتنا **سلام** اور **آمین** کی نعمت ملنے پر کرتے ہیں۔[1]

یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ جو اِسْلامی طریقۂ سلام ہے اور ہم جو **دُعاؤں پر آمین** کہتے ہیں، یہ دونوں ہمارے پاس اتنی بڑی اور اعلیٰ تَرِین نعمتیں ہیں کہ غیر مسلم، اَہْلِ کتاب ہم پر حَسَد کیا کرتے تھے کہ کاش! یہ 2 طریقے تَورات شریف کے ذریعے یا انجیلِ مقدّس کے ذریعے اُنہیں تعلیم کیے جاتے۔ مگر افسوس! وہ مَحْرُوم رہ گئے۔ یہ طریقے ہم مسلمانوں کو عطا کر دیئے گئے ہیں۔

اللہُ اکبر...!! اندازہ کیجیے! یہ کتنی بڑی نعمتیں ہیں مگر کیا کریں؛ ہمارے ہاں لوگ

---

1 ...الادب المفرد، باب فضل السلام، صفحہ:292، حدیث:988۔

خوامخواہ اِحساسِ کمتری کا شِکار رہتے ہیں۔ وہ ہم سے جلتے ہیں کہ اُنہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے کی دولت مل گئی اور ہمارے ہاں لوگ کہتے ہیں: اگر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو ہم ماڈرن نہیں لگیں گے، لوگ ہمیں پُرانے دَور کا سمجھیں گے۔ واہ...!! کیسی اُلٹی سمجھ ہے نا۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، ہمیں سمجھ نصیب فرمائے۔ یقین مانیے! اسلامی سلام جیسی نعمت دوسرے کسی رائج مذہب کے پاس نہیں ہے۔

سلام کی مُعَاشَرتی اہمیت

پیارے اسلامی بھائیو! **سلام** ایک انمول نعمت ہے، اللہ پاک نے سلام میں ایسی کمال تاثیر رکھی ہے کہ ہم سلام کرتے ہیں زبان سے، مگر اس کا اَثر سیدھا دِل پر ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

لَاتَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا

یعنی تم اس وقت تک جنّت میں داخِل نہیں ہوسکتے، جب تک ایمان نہ لے آؤ!

وَلَاتُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا

اور تم اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبّت نہ کرو!

پھر فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں، جس پر عمل کرکے تمہاری آپس میں محبّت بڑھ جائے؟

اَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

آپس میں سلام کو عام کرو![1]

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان انہ لا یدخل الجنۃ ... الخ، صفحہ: 44، حدیث: 54 ملتقطاً۔

ذرا غور فرمایئے! ہم جو مُلاقات کے وقت اِدھر اُدھر کے جملے بولتے ہیں، غیر مسلموں کی نقل کرتے ہیں، کیا اُن جملوں اور اندازوں میں بھی ایسی تاثِیر ہے...؟ نہیں ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ صِرْف اسلامی سلام ہی کی کمال تاثِیر ہے کہ اِدھر زبان سے سلام کرو! اُدھر دِل پر اَثر کر کے محبّت اُبھار دیتا ہے۔

صحابۂ کرام کے پیارے انداز

ہم عموماً کہا کرتے ہیں نا: پہلے کا زمانہ اچھا تھا، پہلے لوگ بڑی محبّت والے ہوتے تھے، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان ہی کی مثال لیجیے! جیسی محبتیں، پیار، گہرا بھائی چارہ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کے درمیان تھا، اس کی مثال بعد کے زمانوں میں نہیں مل سکتی۔ کیا وجہ تھی، ان لوگوں کے دِل اتنے مِلے ہوئے کیسے تھے؟ بہت وُجُوہات ہیں، ایک اَہَم وجہ یہ بھی ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرّضوان آپس میں سلام کو بہت عام کیا کرتے تھے۔ صحابیِٔ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا یَکُوْنُوْنَ مُجْتَمِعِیْنَ

ترجمہ: بیشک صحابۂ کرام علیہم الرّضوان آپس میں مِل جُل کر چل رہے ہوتے۔

فَتَسْتَقْبِلُھُمُ الشَّجَرَۃُ، فَتَنْطَلِقُ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ عَنْ یَمِیْنِھَا وَطَائِفَۃٌ عَنْ شِمَالِھَا

ترجمہ: چلتے چلتے راستے میں کوئی درخت آجاتا، اب کچھ صحابہ درخت کی سیدھی طرف سے گزرتے، کچھ دوسری طرف سے گزرتے۔

فَاِذَا الْتَقَوْا سَلَّمَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

ترجمہ: جب درخت کو پار کر کے دوبارہ ملتے تو آپس میں ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے۔[1]

1 ...الادب المفرد، باب حق من سلم اذا قام، صفحہ:298، حدیث:1011۔

اللہُ اکبر! کیسا جذبہ ہے...!! درخت کتنا بڑا ہوتا ہے...؟ اسے پار کرتے ہوئے کتنا ٹائم لگتا ہو گا؟ بَس چند سیکنڈ...!! آپس میں یہ چند سیکنڈ کی جُدائی ہوئی، اس کے بعد ملے تو فورًا پہلے سلام...!! سُبْحٰنَ اللہ! ❁. ہمارے ہاں تو گھر میں آتے جاتے سلام نہیں کیا جاتا ❁. دوست احباب سے، سکول، آفس وغیرہ میں کولیگز سے ملتے ہیں تو سلام نہیں کرتے کہ ابھی کل ہی تو ملاقات ہوئی تھی، اسے کیا سلام کرنا...؟

پیارے اسلامی بھائیو! ایسی سوچ مت رکھیے! سلام کو عام کیجیے! ہر بار سلام کیا کیجیے! جتنی بار گھر میں آئیں، جتنی بار گھر سے باہَر جائیں، ہر بار اُونچی آواز سے سلام کیجیے! ایک کمرے سے دُوسرے میں گئے، وہاں بیٹھے ہوؤں کو سلام کیجیے! دوستوں سے دِن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ہر بار ملاقات کے وقت سلام کیجیے! غرض؛ جتنا ہو سکے، سلام کو عام کرنے کی عادت بنایئے!

ہاتھوں پر خوشبو لگاتے

صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کا ایک اور پیارا اَنداز سنیے! صحابیٔ رسول حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ کے مُتَعَلِّق آتا ہے، آپ روزانہ صُبح کو اپنے ہاتھوں پر خُوشبو لگایا کرتے تھے، کیوں لگاتے تھے؟

لِمُصَافَحَةِ اِخْوَانِهٖ

ترجمہ: مسلمانوں بھائیوں سے ہاتھ ملانے کے لیے۔[1]

اللہُ اکبر! اہتمام دیکھیے! **سلام** جسے ہم کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان اس کو کتنی اہمیت دیا کرتے تھے، صُبح صُبح ہی باقاعِدَہ تیاری کر رہے ہیں کہ دِن بھر

1...الادب المفرد، باب من دھن یدہ للمصافحۃ، صفحہ:299، حدیث:1012۔

سلام بھی کرنا ہے، مسلمان بھائیوں سے ہاتھ بھی ملانا ہے، لہٰذا اِہتمام کے ساتھ روزانہ ہاتھوں کو خُوشبودار کرتے ہیں۔

سلام کو عام کرنے کا نِرالا جذبہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما صحابیٔ رسول ہیں، آپ کی عادَت کریمہ تھی کہ روزانہ گھر سے نکلتے، بازار جاتے، بازار میں ایک طرف سے داخِل ہوتے اور چلتے چلتے دوسری جانِب سے نکل کر گھر واپس آجاتے، نہ کسی دُکان پر رُکتے، نہ کوئی سودا دیکھتے، نہ بھاؤ! پوچھتے، نہ ہی کچھ خریدتے تھے۔ بس جاتے اور واپس آجاتے۔ ایک دِن حضرت طُفَیْل رحمۃُ اللہِ علیہ نے پُوچھ ہی لیا کہ عالی جاہ! ماجرا کیا ہے؟ آپ بازار جاتے ہیں، نہ کچھ خریدتے ہیں، نہ کچھ دیکھتے ہیں، پھر بازار جاتے ہی کیوں ہیں؟ فرمایا: **میں لوگوں کو سلام کرنے کے لیے جاتا ہوں۔**[1]

یعنی بازار میں لوگ کافی سارے موجود ہوتے ہیں، لہٰذا میں بازار جاتا ہوں تاکہ وہاں لوگوں کو سلام کروں، ایک تو ان سے جوابِ سلام کی صُورت میں سلامتی کی دُعائیں لُوں، دوسرا سلام کرکے نیکیاں کمالُوں۔

مُعَاشرے میں بے سکونی کا ایک سبب

پیارے اسلامی بھائیو! افسوس! آج معاشرے میں بدامنی اور بے سکونی بڑھ رہی ہے، گھر گھر جنگ کا میدان بنا ہوا ہے ۞. بھائی بھائی سے مُنہ پھیر رہا ہے ۞. اَوْلاد **مَعاذَ اللہ!** ماں باپ کی مُخَالِف ہو رہی ہے ۞. کسی کی چچا سے نہیں بنتی ۞. کوئی پُھوپھی سے رُوٹھا ہوا ہے ۞. کوئی خالہ

---

1 ... مؤطا امام مالک بروایۃ یحیی، کتاب السلام، باب جامع السلام، صفحہ:507، حدیث:1844 ملتقطاً۔

سے ناراض ہے ❁. کسی کو ماموں زَہر لگتا ہے ❁. پڑوسیوں کے آپس میں جھگڑے ہیں ❁. ایک ہی گھر، ایک ہی گلی، ایک ہی محلے میں رہنے والے آپس میں نفرتوں اور دوریوں کا شکار ہیں۔ جانتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کی ایک بنیادی وجہ **سلام کی سُنّت پر عمل نہ کرنا** بھی ہے۔

افسوس! ہمارے مُعَاشرے میں سلام کو اہمیت نہیں دی جاتی، اَوَّل تو لوگ سلام کرتے ہی نہیں ہیں ❁. کرتے بھی ہیں تو انہیں درست طریقے سے سلام کرنا آتا نہیں ہے، کوئی **سَامَا لَیْکُم** بولتا ہے، کوئی **سَلَامَا لَیْکُم** کہتا ہے، بس جتنے مُنہ، اتنی بولیاں ہیں۔ کاش! ہم درست طریقے پر سلام کرنا سیکھ بھی لیں اور سلام کو عام کرنے والے بھی بن جائیں ❁. جی ہاں! یہ ایک جُدا مصیبت ہے کہ صِرْف اپنے جاننے والوں کو ہی سلام کرتے ہیں، اَنجان کو نہیں کرتے۔ یاد رکھیے! یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ صِرْف اپنے جاننے والوں کو سلام کیا کریں گے۔[1]

افسوس! اب یہ انداز ہمیں دیکھنے کو ملتے ہیں بلکہ اَنجان تو کیا اب یہ انداز ہیں کہ لوگ اپنے جاننے والوں کو بھی بہت کم سلام کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے، ہمیں سلام کو عام کرنا چاہیے۔

سَلام کے مُتَعَلِّق کچھ اَہَم احکام اور آداب عرض کرتا ہوں:

(1): تلفظ درست رکھیے...!!

سب سے پہلا اَدب یہ کہ سلام کا دُرُست **تَلَفُّظ** ہمیں سیکھنا اور سمجھنا چاہیے۔ لوگ

1... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، جلد:2، صفحہ:551، حدیث:3925۔

بہت عجیب طریقوں سے سلام کر رہے ہوتے ہیں۔ سَامَا لَیْکُم۔ سَلَامَا لَیْکُم وغیرہ
۞. سلام کا دُرُست تَلَفُّظ ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۞. جَوَاب میں کہیں گے:
وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

اگر درست تلفظ نہ سیکھ پائیں تو...

یہاں میں ایک بات عرض کروں؛ ویسے دُرُست اور ثواب والا طریقہ تو یہی ہے کہ ہم پُورا سَلام سیکھیں اور اس کی اچھے طریقے سے پریکٹس بھی کریں۔ اگر نہ سیکھ پا رہے ہوں تو غلط طریقے سے سَلام کرنے سے بہتر ہے کہ صِرْف سَلَام کہیں۔ سَلَام کہنے سے بھی اسلامی سلام کرنا نصیب ہو جائے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کے گھر جب فرشتے مہمان بن کر آئے تھے تو انہوں نے اسی طرح سَلام کیا تھا، قرآنِ کریم میں ہے:

اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: جب وہ اس کے پاس آئے تو
(پارہ:26، سورۂ ذاریات:25)	کہا: سلام، (ابراہیم نے) فرمایا: سلام۔

یعنی جب فرشتے آپ کے پاس پہنچے، انہوں نے کہا: سَلَام۔ آپ نے بھی جواب میں کہا: سَلَامٌ۔ (1)

دیکھیے! سَلَام کہنے سے اگرچہ ثواب کم ملے گا، البتہ! سَامَا لَیْکُم وغیرہ غلط انداز سے تو بہتر ہی ہے کہ اس میں حضرت ابراہیم علیہ السَّلام اور فرشتوں کے ساتھ نسبت کا فیضان شامِل ہے۔

(2): اَلفاظ کی ترتیب درست رکھیے!

اسی طرح سَلَام کے الفاظ کی جو ترتیب ہے، اسے بھی درست رکھنا چاہیے۔ ایک صحابی

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:26، سورۂ ذاریات، زیرِ آیت:25، جلد:9، صفحہ:498۔

رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، میں نے عرض کیا:

عَلَيْكَ السَّلامُ يَا رَسُوْلَ الله

ترجمہ: یارسولَ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم! آپ پر سلامتی ہو۔

دیکھیے! ترجمہ کے لحاظ سے اس میں کوئی فرق نہیں ہے مگر سَلام کے الفاظ کی ترتیب اُلَٹ ہے، دُرست ترتیب میں لفظِ **سلام** پہلے اور عَلَيْكُمْ یا عَلَيْكَ بعد میں آتا ہے، اُن صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ نے عَلَيْكَ پہلے کہا، اَلسَّلَامُ بعد میں کہا۔

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلامُ، فَإِنَّ عَلَيْكَ السّلامُ تَحِيَّةُ الْمَوْتٰى

ترجمہ: یعنی عَلَيْكَ السَّلَامُ نہ کہو، بیشک یہ مُردوں کا اندازِ سلام ہے۔[1]

یعنی جب مُردے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو عَلَيْكَ السَّلَام کہتے ہیں، ہم تُم تو زِندہ ہیں تو عَلَيْكَ السَّلَام کہنے کی بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہو۔

(3): سلام کرنا سُنّت اور جواب دینا واجِب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے شروع میں آیتِ کریمہ سُنی، اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا (پارہ:5، سورۂ نساء:86)	**ترجمہ:** اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے تو تم جواب دو!

یہاں دیکھیے! سَلَام کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے، یعنی یہ فرمایا گیا ہے: جب تمہیں سَلام کیا جائے تو اُس کا جواب دَو...!!

---

1 ...ابوداوُد، کتاب الادب، باب کراہیۃ ان یقول علیک السلام، صفحہ:811، حدیث:5209۔

یہاں سے عُلَمائے کرام ثابت کرتے ہیں کہ چُونکہ جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے، لہٰذا **سلام کرنا** پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی سُنّت اور جواب دینا **حکم قرآنی کی وجہ سے واجب ہے۔**[1]

آج کل اس معاملے میں بھی سُستی دیکھنے کو ملتی ہے، بہت سارے لوگ سلام کا درست جواب نہیں دیتے ❁. صِرف مُنہ ہِلا دیتے ہیں ❁. زَیرِلب ہلکی سی آواز میں وَعَلَیْکُمْ بول دیتے ہیں ❁. بعض لوگ سلام سُن کر صِرف ہاتھ آگے بڑھا دیتے ہیں، مُنہ سے کچھ بولتے ہی نہیں ہیں ❁. اور بعضوں کی تو ایسی بھی حالت ہے کہ سلام سُن کر بھی اس پر کچھ تَوَجُّہ نہیں دیتے، جواب کی جگہ اور قسم کی باتیں شروع کر دیتے ہیں ❁. بعض بزرگوں (یعنی بڑے عمر کے افراد) کی عادت ہوتی ہے، انہیں سلام کیا جائے تو کہہ دیتے ہیں: **جیتے رَہو۔** اب **جیتے رہو** دُعا تو ہے مگر یہ سلام کا جواب نہیں ہے۔ جبکہ سَلام کا جواب دینا واجب ہے۔ لہٰذا یہ سب غلط انداز ہیں کیونکہ ان سے جوابِ سلام کا واجب ادا نہیں ہوتا۔ اچھے سے ذہن میں بٹھا لیجیے کہ **سلام کرنا سُنّت اور اس کا جواب دینا واجب ہے، اگر جواب ہی نہ دیا یا دیا تو سہی مگر بغیر شرعی مجبوری کے فوراً نہ دیا تو گناہ ہو گا۔**[2] لہٰذا جب بھی کوئی سلام کرے، پُوری تَوَجُّہ کے ساتھ اتنی آواز میں جواب لازمی دیجیے کہ سامنے والا سُن لے۔ جتنے الفاظ سے اُس نے سلام کہا، کم از کم اتنے الفاظ تو جواب میں ضرور کہیے! اَفْضَل یہ ہے کہ جواب میں الفاظ بڑھا دیجیے! اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! زیادہ نیکیاں ملیں گی۔

---

1 ... تفسیر نیشاپوری، پارہ:5، سورۂ نساء، زیرِ آیت:85، جلد:2، صفحہ:461۔

2 ... بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:459-460، حصّہ:16 ملتقطاً۔

سب سے بڑا کنجوس

حدیث شریف میں ہے، رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

اَلْکَذُوْبُ مَنْ کَذَبَ عَلٰی یَمِیْنِہٖ وَالْبَخِیلُ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ، وَالسَّرُوقُ مَنْ سَرَقَ الصَّلَاۃَ

ترجمہ: سب سے بڑا جُھوٹا وہ ہے جو جھوٹی قسم کھائے، سب سے بڑا کنجوس وہ ہے جو سَلام میں کنجوسی کرے اور سب سے بُرا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔[1]

اللہُ اکبر! ❁. جُھوٹی قسم کھانا بھی گُناہ ہے۔[2] اور یہ بدتَرِین جھوٹ ہے کہ آدمی قسم کھا کر جھوٹ بول رہا ہے ❁. سَلام کے مُعَاملے میں کنجوسی کرنا، مثلاً: ❁. سلام ہی نہ کیا ❁. اس کا جواب نہ دیا ❁. سلام تو کیا مگر اس میں سے الفاظ کم کر دیئے ❁. یونہی جواب تو دیا مگر الفاظ کم کر دیئے، یہ بہت بڑی کنجوسی ہے کہ اس میں نہ پیسے لگتے ہیں، نہ وقت لگتا ہے، بس ہلکی سی زبان ہی ہِلانی ہے، نیکیاں بھی مل جاتی ہیں، سامنے والے کے لیے دُعا بھی ہو جاتی ہے اور آپس میں محبّت بھی بڑھ جاتی ہے، اتنے سارے فائدے ہونے کے باوُجُود جو ذرا سی زبان نہ ہِلا سکے، بَھلا اس سے بڑا کنجوس کون ہو سکتا ہے؟ ❁. یونہی نماز کے رکوع اور سجدے پُورے نہ کرنا نماز میں چوری ہے۔ یہ بھی بدتَرِین چور ہے کہ لوگ مال، دولت چوری کرتے ہیں، یہ بندہ اللہ پاک کی عبادت میں ڈنڈی مارنے کی ناپاک جسارت کر رہا ہے۔

---

1 ...الادب المفرد، باب من بخل بالسلام، صفحہ:306، حدیث:1041۔
2 ...بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب الیمین الغموس، صفحہ:1630، حدیث:6675۔

(4): پُورا سلام کیجیے!

پیارے اسلامی بھائیو! سلام میں کنجوسی نہیں کرنی چاہیے۔ صحابیٔ رسول حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ محفلِ نُور سجی ہوئی تھی، اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم تشریف فرما تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عنہم بھی حاضِرِ خِدْمت تھے، اتنے میں ایک شخص آیا، اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ! پیارے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے جوابِ سلام کے بعد فرمایا: عَشْرٌ یعنی اس کے لیے 10 نیکیاں ہیں۔ کچھ دیر کے بعد ایک اور شخص حاضِر ہوا، اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔ پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جوابِ سلام کے بعد فرمایا: عِشْرُوْنَ یعنی اس کے لیے 20 نیکیاں ہیں۔ کچھ دَیر کے بعد ایک اور شخص حاضر ہوا، اس نے کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُہٗ! اس پر آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے جوابِ سلام کے بعد فرمایا: ثَلَاثُوْنَ یعنی اس کے لیے 30 نیکیاں ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی پیاری بات ہے...!! اَللّٰہ رَبُّ الْعَالَمِیْن کا ہم گنہگاروں پر کیسا بڑا یہ اِحسان ہے کہ صِرْف وصِرْف ایک یا ڈیڑھ سیکنڈ کا کام ہے اور کام بھی بہت مشکل نہیں ہے، کوئی بوجھ نہیں اُٹھانا، ہاتھ پیر نہیں ہِلانے، شاید ہمارے جِسْم کا وہ حِصَّہ جسے ہِلانا انتہائی آسان ہے، وہ ہماری زبان ہے، اس زبان کو ذراسی حَرَکت دے کر چند الفاظ بولنے ہیں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اس ذراسے کام پر ہمیں 10 نیکیاں عطا ہو جائیں گی، اگر ذراسی کوشش اور کریں؛

---

1 ...ابو داوٗد، کتاب الادب، باب کیف السلام، صفحہ: 810، حدیث: 5195۔

ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللهِ بھی مِلا لیں تو نیکیاں 20 ہو جائیں گی، اگر بالکل مَعْمُولی سی کوشش اور کر لیں، ساتھ میں وَبَرَکَاتُهٗ بھی مِلا لیں تو نیکیاں 30 ہو جائیں گی۔ یعنی صِرْف ذرا سی تَوَجُّہ بڑھانے کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْکَرِیْم! نیکیوں میں 3 گُنا اِضَافہ ہو جائے گا۔

پُورا سلام کرنا بُھول جائیں تو...؟

ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے ساتھ آپ کی سُواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا، ہم کہیں جا رہے تھے، راستے میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزر ہوا، حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے سلام کرتے ہوئے کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اُن لوگوں نے جواب میں کہا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ، یعنی اُنہوں نے وَرَحْمَةُ الله کا لفظ بڑھا کر جواب دیا تو آپ کی تَوَجُّہ ہوئی کہ میں نے تو سلام کے الفاظ میں کمی کر دی۔ چنانچہ فوراً دوبارہ سلام کیا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔[1]

سُبْحٰنَ الله! نیکیوں کی حِرْص دیکھیے کیسی ہے؟ بعض دفعہ بندہ کچھ خیالات میں ہوتا ہے، تَوَجُّہ نہیں رہتی، حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اسی طرح بے تَوَجُّہی کے سبب سلام کے الفاظ کم کہے مگر جو نہی تَوَجُّہ ہوئی، یہ نہیں سوچا کہ چلو اب اگلی مرتبہ پُورا سلام کروں گا بلکہ فوراً اُسی وقت آپ نے دوبارہ سلام کیا اور الفاظ بڑھائے تاکہ زیادہ نیکیاں نصیب ہو جائیں۔

کون کس کو سلام کرے؟

اچھا؛ ہمارے ہاں ایک یہ بھی بڑا مسئلہ ہوتا ہے: کون کس کو سلام کرے گا۔ بعض دفعہ لوگ اس پر ضِدْ بھی لگا بیٹھتے ہیں کہ ❁ **وہ بعد میں آیا، اسے چاہیے تھا مجھے سلام کرتا**

---

1 ...الادب المفرد، باب فضل السلام، صفحہ: 292، حدیث: 987۔

۞ وہ چھوٹا ہے، اسے چاہیے کہ مجھے سلام کرے مَیں کیوں کروں...؟

اس مسئلے کا بھی حل سُن لیجیے! حضرت ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیِ رسول ہیں، آپ نے ایک مرتبہ یہی مسئلہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلَّم کی خِدْمت میں عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَلرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّھُمَا یَبْدَاُ بِالسَّلَامِ

ترجمہ: یارسولَ اللہ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلَّم! جب دو شخص آپس میں ملیں تو سلام میں پہل کسے کرنی چاہیے؟

پیارے آقا، مَحْبُوبِ خُدا صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلَّم نے بڑا پیارا جواب دیا، فرمایا:

اَوْلَاھُمَا بِاللّٰہِ

ترجمہ: جو اللہ پاک کا زیادہ مَحْبُوب ہو، وہ سلام میں پہل کرلے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! چھوٹا، بڑا، پہلے آنے والا، بعد میں آنے والا، امام، مقتدی، عالِم، مفتی، طالبِ عِلْم، دُکاندار، کسی کا نام نہیں لیا۔ بَس؛ جو بھی اللہ پاک کا مَحْبُوب بننا چاہتا ہو، وہ پہل کرلے۔

بچوں کو بھی سلام کرتے

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مُتَعَلِّق روایت ہے، آپ ایک مرتبہ بچوں کے قریب سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ پھر فرمایا:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ

یعنی پیارے مَحْبُوب صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَ سلَّم کا اندازِ مبارَک بھی یہی تھا کہ جب بچوں کے

1 ...ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی فضل الذی یبدا السلام، صفحہ:634، حدیث:2694۔

پاس سے گزرتے تو انہیں سلام کرتے تھے۔[1]

اللّٰہُ اکبر! بڑے چھوٹے وغیرہ کا تَو جھگڑا ہی ختم ہو گیا نا...!! بَھلا؛ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم سے بڑا، آپ سے بڑھ کر بلند شان والا کون ہو سکتا ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم بچوں کو بھی سلام میں پہل فرمایا کرتے تھے۔ لہٰذا؛ بڑے چھوٹے کا جھگڑا نہیں ہونا چاہیے، بَس خُود آگے بڑھ کر سلام میں پہل کی عادَت بنایئے!

سُوار پیدل کو سلام کرے

یہ تو میں نے ادب اور عشق کی بات کی، اس کے ساتھ ساتھ احادیثِ کریمہ میں کون کس کو سلام کرے گا، اس کی ترتیب بھی بیان ہوئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، والْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَالصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

ترجمہ: ❁. سُوار کو چاہیے کہ پیدل کو سلام کرے ❁. پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے ❁. تھوڑے لوگ، زیادہ لوگوں کو سلام کریں اور ❁. چھوٹا بڑے کو سلام کرے۔[2]

ایک روایت میں فرمایا:

وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ

ترجمہ: دونوں ہی پیدل چل رہے ہوں تو ان میں جو پہل کر لے گا، وہ زیادہ فضیلت والا ہے۔[3]

---

1 ...بخاری، کتاب الاستئذان، باب التسلیم علی الصبیان، صفحہ:1545، حدیث:6247۔
2 ...مصنف عبد الرزاق، باب سلام القلیل علی الکثیر، جلد:10، صفحہ:9، حدیث:19612۔
3 ...الادب المفرد، باب من بدا بالسلام، صفحہ:291، حدیث:983۔

کوئی جواب نہ دے تو...؟

ہمارے ہاں ایک اور بھی مسئلہ ہے، مثلاً ہم نے کسی کو سلام کیا، اس نے سُنا نہیں یا کسی ناراضی وغیرہ کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے اُس نے جواب نہیں دیا۔ اب لوگ ذہن بنا لیتے ہیں: چھوڑو یار اسے سلام کرنے کا فائدہ، جواب تو دیتا نہیں ہے۔ یہ بھی غلط سوچ ہے۔ حضرت عبدُ اللہ بن صامِت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک مرتبہ یہی مسئلہ حضرت اَبُوذَرْ غفاری رَضِیَ اللہُ عنہ سے پوچھا، کہا: حُضُور! میں فُلاں شخص کے پاس سے گزرا تھا، اسے سلام کیا مگر اس نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا:

يَا ابْنَ اَخِي! مَا يَكُوْنُ عَلَيْكَ مِنْ ذٰلِكَ؟ رَدَّ عَلَيْكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، مَلَكٌ عَنْ يَمِينِهٖ

ترجمہ: بھتیجے! تمہارا اِس میں کیا نقصان ہے؟ تمہیں اس شخص سے بہتر یعنی اس کے سیدھی جانِب والے فرشتے نے جواب دے دیا ہے۔[1]

پتا چلا؛ کوئی جواب دے یا نہ دے، اس میں ہمارا کوئی نقصان نہیں، ہمیں چاہیے کہ سلام کرکے اپنا ثواب کمانے کی بھرپُور کوشش جاری رکھا کریں۔

کیا جُدا ہوتے وقت بھی سلام کریں؟

ہمارے ہاں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ملتے وقت تو سلام کرنا چاہیے، اس سے محبّت بڑھتی ہے، مگر جُدا ہوتے وقت سلام نہیں کرنا چاہیے، اس سے دُوریاں بڑھتی ہیں۔ یہ بہت غلط بات ہے۔ **رسولِ ہاشمی، مُحَمَّدِ عربی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:** تم میں سے جب کوئی مجلس میں آئے تو سلام کرے۔ پھر جب مجلس سے اُٹھے تو

1... الادب المفرد، باب من لم یرد السلام، صفحہ:305، حدیث:1038 بتغیر۔

بھی سلام کرے کہ پہلا دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں۔[1]

مشہور مُفَسِّرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: اس حدیث پاک سے مَعْلُوْم ہوا کہ گزرنے والا صرف ایک سلام کرے اور جو مجلس میں کچھ دیر ٹھہرے وہ 2 سلام کرے (1): **سَلامِ لِقَا** یعنی ملاقات کا سلام (2): دوسرا **سَلامِ وَدَاع** یعنی رخصت ہونے کا سلام۔ یہ دونوں سلام ہی سنّت ہیں (دونوں ہی کا جواب دینا چاہیے)۔[2]

اسی طرح ایک **حدیث شریف میں ہے:** جب تم گھر میں جاؤ تو سلام کرو! جب گھر سے نکلو تو بھی سلام کرو...!![3]

پتا چلا؛ جس طرح ملتے وقت **سلام کرنا** محبّتیں بڑھاتا ہے، یُوں ہی جُدا ہوتے وقت سلام کرنا بھی محبّت ہی بڑھاتا ہے۔ لہٰذا ملتے وقت بھی سلام کیجیے! اور جُدا ہوتے وقت بھی لازمی سلام کیا کیجیے!

غیر مسلموں کو سلام مت کیجیے!

اسی طرح سلام کے مُتَعَلِّق ایک حکم یہ بھی حدیث شریف میں بیان ہوا کہ **غیر مسلموں سے سلام میں پہل نہ کرو!**[4]

یعنی کسی غیر مسلم کے ساتھ ملاقات ہو جائے، رستے میں چلتے چلتے آمنا سامنا ہو جائے، کسی ضرورت کے سبب فون پر بات وغیرہ کرنی پڑ جائے تو ہم نے اسے سلام نہیں کرنا۔ ہاں! بعض غیر مسلم ہمارے ساتھ ہی ہمارے مُعَاشرے میں رہ رہے ہوتے ہیں، وہ

---

1 ...ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم عند القیام...الخ، صفحہ:636، حدیث:2706 ملتقطاً۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:6، صفحہ:336 بتغیر قلیل۔
3 ...شعب الایمان، باب فی مقاربۃ...الخ، فصل فی السلام...الخ، جلد:6، صفحہ:448، حدیث:8845۔
4 ...مسلم، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء اہل الکتاب...الخ، صفحہ:858، حدیث:2167۔

اگر ہمیں سلام کر دیں تو کیا کرنا ہے؟ حدیثِ پاک میں اِرْشاد ہوا:

اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ

ترجمہ: جب اَہْلِ کتاب (یعنی غیر مسلم) تمہیں سلام کریں تو جواب میں کہو: وَعَلَیْکُم۔[1] یعنی ان کے سلام کے جواب میں سَلام کا لفظ نہیں کہنا۔ بَس وَعَلَیْکُمْ کہہ دینا ہے۔

سلام پہنچانا وَاجب ہے

آخر میں ایک اور مسئلہ سُن لیجیے! ہمارے ہاں گھروں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ابھی تک یہ رواج موجود ہے کہ جب کوئی مہمان اپنے گھر واپس جانے لگتا ہے تو کہتے ہیں: سب کو ہمارا سلام دے دینا۔ یہ بہت اچھی عادَت ہے البتہ اس معاملے میں ایک مسئلہ ذہن نشین کر لیجیے! **فتاوٰی شامی میں ہے:** کسی سے کہہ دیا کہ فُلاں کو میرا سلام کہہ دینا، اس پر سلام پہنچانا واجب ہے اور جب اس نے سلام پہنچایا تو سامنے والا جواب یُوں دے: عَلَیْكَ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ۔ **مزید فرماتے ہیں:** یہ سلام پہنچانا اس وقت وَاجِب ہے، جب اس نے کہہ دیا ہو کہ ہاں میں تمہارا سلام کہہ دوں گا۔ اس صُورت میں سلام اس کے پاس امانت ہے، جو اُس کا حق دار ہے (یعنی جس کے نام کا سلام ہے) اس کو دینا ہی ہو گا۔ عموماً حاجیوں سے لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں میرا سلام عرض کر دینا، یہ سلام بھی پہنچانا واجب ہے۔[2]

بَزبانِ زائرین تو میں سلام بھیجتا ہوں | کبھی خود سلام لاتا تو کچھ اور بات ہوتی[3]

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، معاشرے میں سلام

1 ...بخاری، کتاب استتابۃ المرتدین والمعاندین، باب اذا عرض الذمی...الخ، صفحہ:1685، حدیث:6926۔
2 ...ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحضر والاباحہ، فصل فی البیع، جلد:9، صفحہ:685 ملتقطاً۔
3 ...وسائل بخشش، صفحہ:385۔

عام کرنے اور اس کے آداب کا خیال رکھنا نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بہار شریعت موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلحمدُلِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف بہت ہی پیاری، نِرالی اور بہت فائدہ مند موبائل ایپلی کیشن لانچ کی گئی ہے، جس کا نام ہے: **بہارِ شریعت Bahar e shariyat** ❁ صدرُ الشّریعہ، مولانا اَمجد علی اعظمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مایہ ناز تصنیف **بہارِ شریعت** کی تینوں جلدیں اِس ایپلی کیشن میں شامل کی گئی ہیں ❁ اِس کے علاوہ بہارِ شریعت میں شامل قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات اور لغت اس ایپلی کیشن کا حِصّہ ہیں ❁ آپ ایپلی کیشن میں متن تلاش بھی کرسکتے ہیں ❁ سرچ کرنے کے بہترین فیچر موجود ہیں ❁ اردو کی بورڈ کی سہولت ہے تاکہ ایپلی کیشن میں سرچ کرنے میں آسانی ہو۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجیے! اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: غلطی سے کھائی ہوئی قسم بھی قسم ہی ہے، توڑی تو کفّارہ ہو گا۔

وضاحت: مُعَاشرے میں عام پائی جانے والی ایک غلطی ہے، عموماً لوگ اِس طرح کے سُوال بھی پوچھتے ہیں، جن کو بات بات پر قسم کھانے کی عادَت ہوتی ہے، وہ بعض دفعہ ناچاہتے ہوئے بھی قسم اُٹھا لیتے ہیں، پھر دُشواری پیش آتی ہے، مسئلہ ذِہن میں بٹھا لیجئے! آیندہ کی کسی بات کی جو قسم اُٹھائی جاتی ہے، اسے **مُنْعَقِدَہ** کہتے ہیں، ایسی قسم غلطی سے اُٹھائی ہو یا جان بُوجھ کر دونوں صُورتوں میں اسے پُورا کرنا لازِم ہے، توڑ دی تو کفّارہ لازم ہو گا، مثلاً کہنا چاہتا تھا: میں پانی پیوں گا۔ زبان سے نکل گیا: خُدا کی قسم! میں پانی نہیں پیوں گا۔ یہ قسم ہو گئی، اب توڑی تو کَفّارہ لازِم ہو گا۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحْکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ظالم کے شر سے بچنے کا روحانی علاج

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

جو کسی ظالم کے سامنے **50 بار** بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھے، اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! اُس کے شر سے مَحْفُوظ رہے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...، بہارِ شریعت، جلد:2، جز:9، صفحہ:299و300 ملتقطاً۔
2 ...، مدنی پنج سورۃ، صفحہ:4 ملتقطاً۔